بعدالت سپریم جوڈیشل کونسل، اسلام آباد

Reference No:________/2025

حافظ احتشام احمد ولد مشتاق احمد، سکنہ مکان نمبر A-36/17، سٹریٹ نمبر 12، نصیر آباد، راولپنڈی ۔۔۔ برائے رابطہ:0334-5908335

Petitioner---

بنام

جسٹس ثمن رفعت امتیاز، اسلام آباد ہائیکورٹ، اسلام آباد---

Respondent---

<u>COMPLAINT / INFORMATION OF MISCONDUCT AGAINST MR.JUSTICE SAMAN RAFAT IMTIAZ, ISLAMABAD HIGH COURT, UNDER SECTION 5(1) OF THE SUPREME JUDICIAL COUNCIL PROCEDURE OF ENQUIRY 2005 READ WITH ARTICLE 209(5) OF THE CONSTITUTION OF ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN, 1973.</u>

درخواست گزار حسب ذیل عرض پرداز ہے کہ:-

(1) یہ کہ درخواست گزار اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین وقانون کا پابند شہری ہے۔ درخواست گزار اس نظریہ پاکستان پر دلی اعتقاد رکھتا ہے، جو نظریہ قیام اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بنیاد بنا تھا۔

(2) یہ کہ اسلام آباد ہائیکورٹ کے جسٹس طارق محمود جہانگیری کے متعلق گزشتہ سال یہ معاملہ منظر عام پر آیا تھا کہ انہوں نے یونیورسٹی آف کراچی سے ایل ایل بی کی ڈگری جعل سازی کے ذریعہ حاصل کی ہے۔ اس متعلق یونیورسٹی آف کراچی کی متعلقہ اتھارٹی نے جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ایل ایل بی کی ڈگری کو منسوخ کرنے کے لئے قانون اور ضابطے کے تحت کاروائی شروع کی۔

(3) یہ کہ یونیورسٹی آف کراچی کی جانب سے جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ڈگری کو منسوخ کرنے کے لئے شروع کی گئی کاروائی کے خلاف اسلام آباد بار ایسوسی ایشن وغیرہ نے آئینی پٹیشن نمبر 4346.2024 فاضل سندھ ہائیکورٹ کے روبرو دائر کی۔ مذکورہ آئینی پٹیشن پر فاضل سندھ ہائیکورٹ نے ستمبر 2024 میں حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے یونیورسٹی آف کراچی کو جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ڈگری کو منسوخ کرنے کی کاروائی سے روک دیا۔

(4) یہ کہ گزشتہ سال جب یہ معاملہ منظر عام پر آیا کہ جسٹس طارق محمود جہانگیری نے یونیورسٹی آف کراچی سے ایل ایل بی کی ڈگری جعل سازی کے ذریعے حاصل کی ہے تو میاں داؤد ایڈووکیٹ نامی ایک شہری نے جسٹس طارق محمود جہانگیری کے خلاف فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے روبرو رٹ پٹیشن (Writ Petition of Service Qua Warranto) دائر کی۔ مذکورہ رٹ پٹیشن میں جسٹس طارق محمود جہانگیری کی تعلیمی اہلیت کو چیلنج کرتے ہوئے یہ استدعا کی گئی تھی کہ ''چونکہ جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ایل ایل بی کی ڈگری جعلی ہے، لہٰذا ان کی بطور جج اسلام آباد ہائیکورٹ تعیناتی کو غیر آئینی وغیر قانونی قرار دیا جائے''۔ مذکورہ رٹ پٹیشن پر فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے رجسٹرار

آفس کی جانب سے یہ اعتراض عائد کیا گیا تھا کہ ''ہائیکورٹ کے جج کے خلاف Writ of Qua Warranto قابل سماعت نہیں ہے''۔ پٹیشنر میاں داؤد ایڈووکیٹ نے مذکورہ اعتراض کے ساتھ ہی مذکورہ رٹ پٹیشن کو سماعت کے لئے مقرر کرنے کی استدعا کی۔

(5) یہ کہ اس موقع پر درخواست گزار ضمناً اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 209 کے تحت اعلیٰ عدلیہ کے جج کی برطرفی کے لئے صرف سپریم جوڈیشل کونسل سے ہی رجوع کیا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 209 کے تحت سپریم جوڈیشل کونسل اعلیٰ عدلیہ کے کسی بھی جج کے خلاف بطور جج بدعنوانی یا مس کنڈکٹ کا مرتکب ہونے پر کاروائی کرسکتی ہے۔ یعنی اگر اعلیٰ عدلیہ کا کوئی جج بطور جج بدعنوانی یا مس کنڈکٹ کا مرتکب ہوا ہو تو اس صورت میں آئین پاکستان کے آرٹیکل 209 کے تحت صرف سپریم جوڈیشل کونسل ہی مذکورہ جج کو برطرف کرنے کے لئے کاروائی کرنے کی مجاز ہے۔ اعلیٰ عدلیہ کا کوئی جج بطور جج تعیناتی کے بعد اگر کسی بدعنوانی یا مس کنڈکٹ کا مرتکب ہوا ہو تو اس کے خلاف Writ of Qua Warranto دائر نہیں کی جاسکتی بلکہ اس کے خلاف آئین پاکستان کے آرٹیکل 209 کے تحت صرف سپریم جوڈیشل کونسل سے ہی رجوع کیا جاسکتا ہے۔ جسٹس طارق محمود جہانگیری کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ فی الوقت جسٹس طارق محمود جہانگیری پر بطور جج بدعنوانی یا مس کنڈکٹ کا مرتکب ہونے کا کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا۔ بلکہ جسٹس طارق محمود جہانگیری پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایل ایل بی کی ڈگری جعل سازی کے ذریعے حاصل کی ہے۔ جب ان کی ایل ایل بی کی ڈگری ہی جعلی ہے تو وہ فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے جج تعینات ہونے کے اہل ہی نہیں تھے۔ ان کی بطور جج اسلام آباد ہائیکورٹ تعیناتی ہی غیر آئینی وغیر قانونی ہے۔ لہٰذا جسٹس طارق محمود جہانگیری کا معاملہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 209 کے تحت سپریم جوڈیشل کونسل کے دائرہ اختیار سماعت میں نہیں بلکہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 199 کے تحت ہائیکورٹ کے دائرہ اختیار سماعت میں آتا ہے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 199 کے تحت ہائیکورٹس کا یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی پبلک آفس ہولڈر کے خلاف درخواست پر یہ دیکھے کہ مذکورہ پبلک آفس ہولڈر آئینی وقانونی طور پر اپنے آفس کو ہولڈ کرنے کا اہل ہے یا نہیں؟؟؟ اس کی تعیناتی آئین وقانون کے مطابق ہوئی ہے یا نہیں؟؟؟ واضح رہے کہ اعلیٰ عدلیہ کے ججز بھی پبلک آفس ہولڈر ہی ہیں۔ لہٰذا آئین پاکستان کے آرٹیکل 199 کے تحت اعلیٰ عدلیہ کے جج کی تعیناتی/اہلیت کو چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

(6) یہ کہ مورخہ 16 ستمبر 2025 کو فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے فاضل چیف جسٹس اور فاضل جسٹس محمد اعظم خان پر مشتمل ڈویژن بینچ نے جسٹس طارق محمود جہانگیری کے خلاف دائر کی گئی مذکورہ رٹ پٹیشن کی سماعت کی۔ فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ نے رجسٹرار آفس کی جانب سے مذکورہ رٹ پٹیشن پر عائد کئے گئے مذکورہ اعتراض کو پہلے کالعدم قرار دیکر رجسٹرار آفس کو مذکورہ رٹ پٹیشن کو نمبر الاٹ کرکے اسی روز دوبارہ سماعت کے لئے مقرر کرنے ہدایت کی۔ جب رجسٹرار آفس کی جانب سے مذکورہ رٹ پٹیشن کو 3670/2025 نمبر الاٹ کرنے کے بعد دوبارہ سماعت کے لئے مقرر کیا گیا تو اس کے بعد فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ نے جسٹس طارق محمود جہانگیری کو جوڈیشل ورک سے روکنے کا حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے مذکورہ رٹ پٹیشن پر فریقین کو نوٹس جاری کرکے مذکورہ رٹ پٹیشن کی مزید سماعت مورخہ 21 اکتوبر 2025 تک ملتوی کردی۔ واضح رہے کہ فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ نے جسٹس طارق محمود جہانگیری کو جوڈیشل ورک سے روکنے کے متعلق حکم امتناعی اس لئے جاری کیا کہ مذکورہ رٹ پٹیشن میں جسٹس طارق محمود جہانگیری پر بنیادی الزام یہ ہے کہ ان کی ایل ایل بی کی ڈگری جعلی ہے۔ یہ محض الزام ہوتا تو معاملے کی نوعیت مختلف ہوتی۔ مگر اس معاملے میں صورتحال یہ تھی کہ یونیورسٹی آف کراچی بھی اس بات کی تصدیق کرچکی تھی کہ جسٹس طارق محمود جہانگیری نے ایل ایل بی کی ڈگری جعل سازی کے ذریعے حاصل کی ہے۔ لہٰذا معاملے کی حساسیت درست طور پر اس بات کی متقاضی تھی کہ جسٹس طارق محمود جہانگیری کو حتمی فیصلہ تک جوڈیشل ورک سے روک دیا جائے۔ (مذکورہ رٹ پٹیشن پر فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مورخہ 16 ستمبر 2025 کے حکم نامہ کی کاپی لف ''A'' ہے)۔

(7) یہ کہ مورخہ 16 ستمبر 2025 کو مذکورہ رٹ پٹیشن پر فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ حکم نامہ کے بعد فاضل چیف جسٹس اسلام آباد ہائیکورٹ کی منظوری سے فاضل ججز کا نیا روسٹر جاری کیا گیا۔ چونکہ جسٹس طارق محمود جہانگیری فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کی سنیارٹی لسٹ میں تیسرے نمبر پر تھے۔ یعنی فاضل چیف جسٹس کے بعد سنیارٹی لسٹ میں دوسرے نمبر پر فاضل جسٹس محسن اختر کیانی اور تیسرے نمبر پر جسٹس طارق محمود جہانگیری تھے، اس لئے جسٹس طارق محمود جہانگیری اسلام آباد ہائیکورٹ کے کورٹ نمبر 3 کو ہولڈ کر رہے تھے۔ تاہم جب انہیں فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ حکم نامہ کے مطابق جوڈیشل ورک سے روک دیا گیا تو اس کے بعد جاری ہونے والے فاضل ججز کے نئے ڈیوٹی روسٹر میں فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کی جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) سنیارٹی لسٹ میں تیسرے نمبر پر آ گئیں۔ اس لئے انہیں کورٹ نمبر 3 دے دی گئی۔

(8) یہ کہ فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کی جانب سے مذکورہ رٹ پٹیشن پر مذکورہ حکم نامہ کے ذریعے جسٹس طارق محمود جہانگیری کو جوڈیشل ورک سے روک دیا گیا ہے، اس لئے جسٹس طارق محمود جہانگیری کا یہ آئینی و قانونی حق ہے کہ وہ خود کو جوڈیشل ورک سے روکنے کے خلاف آئینی و قانونی آپشنز کو استعمال کریں۔ مزید یہ کہ جسٹس طارق محمود جہانگیری کا یہ بھی آئینی و قانونی حق ہے کہ وہ یونیورسٹی آف کراچی کی جانب سے ڈگری کو جعلی قرار دینے کے متعلق کاروائی کے خلاف بھی قانونی چارہ جوئی کریں۔ اس مقصد کے لئے وہ اعلیٰ عدلیہ سمیت کسی بھی فورم سے بطور سائل رجوع کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پہلے خود کو جوڈیشل ورک سے روکنے کے خلاف فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ حکم نامہ کے خلاف فاضل سپریم کورٹ آف پاکستان میں خود جا کر بطور سائل اپیل دائر کی۔ بعدازاں وہ فاضل سندھ ہائیکورٹ میں زیر سماعت اسلام آباد بار ایسوسی ایشن وغیرہ کی جانب سے دائر کی گئی آئینی پٹیشن نمبر 4346/2024 میں فریق بننے کے لئے بھی خود فاضل سندھ ہائیکورٹ گئے اور قانون کے مطابق فریق بننے کے لئے درخواست دائر کی۔ یہاں سوال جسٹس طارق محمود جہانگیری کے کنڈکٹ پر نہیں بلکہ سوال جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) کے کنڈکٹ پر ہے کہ وہ بطور جج کیسے جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ساتھ فاضل سپریم کورٹ آف پاکستان اور فاضل سندھ ہائیکورٹ میں جا سکتی تھیں؟؟؟ جسٹس طارق محمود جہانگیری تو بطور سائل مورخہ 19 ستمبر 2025 کو فاضل سپریم کورٹ آف پاکستان میں فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مورخہ 16 ستمبر 2025 کے حکم نامہ کے خلاف اپیل دائر کرنے جبکہ مورخہ 24 اور 25 ستمبر 2025 کو فاضل سندھ ہائیکورٹ میں زیر سماعت آئینی پٹیشن نمبر 4346/2024 میں فریق بننے کے لئے درخواست دائر کرنے اور فاضل سندھ ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہونے کے لئے گئے تھے۔ جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) کو کوڈ آف کنڈکٹ کیا یہ حق دیتا ہے کہ وہ کسی سائل کے ساتھ بطور جج کسی فورم پر جائیں؟؟؟

(9) یہ کہ مورخہ 19 ستمبر 2025 کو جسٹس طارق محمود جہانگیری نے فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ حکم نامہ مورخہ 16 ستمبر 2025 کے خلاف فاضل سپریم کورٹ آف پاکستان میں خود جا کر CPLA دائر کی۔ اس موقع پر جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) سمیت فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے دیگر تین ججز صاحبان جسٹس محسن اختر کیانی، جسٹس بابر ستار اور جسٹس سردار اعجاز اسحاق خان بھی جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ تھے۔ درخواست گزار کی معلومات کے مطابق مورخہ 19 ستمبر 2025 کو فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے چار ججز صاحبان جسٹس محسن اختر کیانی، ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ)، جسٹس بابر ستار اور جسٹس سردار اعجاز اسحاق خان اپنی عدالت کی کاز لسٹ کو منسوخ کر کے جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ سپریم کورٹ آف پاکستان آئے تھے۔ سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ساتھ فاضل سپریم کورٹ آنے پر فاضل اسلام ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل ججز صاحبان کے کنڈکٹ پر سوال اٹھ سکتا تھا، اس لئے اس سے بچنے کے لئے فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل ججز صاحبان نے اسی روز فاضل سپریم کورٹ آف پاکستان میں firvolous پٹیشنز دائر

کیں۔تاکہ سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ ان کے فاضل سپریم کورٹ آف پاکستان آنے کا یہ جواز بن سکے۔تاہم بہت سے سوالات تو اب بھی فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ ججز صاحبان کے کنڈکٹ پر اٹھتے ہیں۔اس متعلق بھی درخواست گزار فاضل سپریم جوڈیشل کونسل کے روبرو الگ ریفرنس دائر کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ان سوالات میں سے ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل ججز صاحبان کی جانب سے اپنی عدالتوں کی کازلسٹ منسوخ کرکے ایک فضول نوعیت کی پٹیشن دائر کرنے کے لئے فاضل سپریم کورٹ آف پاکستان آنے کا اقدام مس کنڈکٹ کے زمرے میں نہیں آتا؟؟؟ جبکہ مذکورہ فاضل ججز صاحبان کی آئینی ذمہ داری تو سائلین کو انصاف فراہم کرنا ہے۔

(10) یہ کہ جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) مورخہ 24 ستمبر 2025 سے لیکر مورخہ 26 ستمبر 2025 تک کی اپنی عدالت کی کازلسٹ منسوخ کرکے سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ فاضل سندھ ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہونے کے لئے بھی مورخہ 23 ستمبر 2025 کو کراچی پہنچیں۔جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) مورخہ 23 ستمبر 2025 سے لیکر مورخہ 25 ستمبر 2025 تک سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ کراچی میں رہیں۔جسٹس ثمن رفعت امتیاز کا اپنی عدالت کی تین روز کی کازلسٹ کو منسوخ کرکے بطور جج ایک سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ فاضل سندھ ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہونے کے لئے کراچی جانا سنگین مس کنڈکٹ ہے۔

(11) یہ کہ مورخہ 25 ستمبر 2025 کو فاضل سندھ ہائیکورٹ کے فاضل جسٹس محمد کریم خان آغا اور فاضل جسٹس عدنان الکریم میمن کے روبرو یونیورسٹی آف کراچی کو جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ایل ایل بی کی ڈگری کو منسوخ کرنے کی کاروائی سے روکنے کے لئے اسلام آباد بار ایسوسی ایشن وغیرہ کی جانب سے دائر کی گئی آئینی پٹیشن نمبر 4346/2024 سماعت کے لئے مقرر تھی۔مذکورہ آئینی پٹیشن میں فریق بننے کے لئے جسٹس طارق محمود جہانگیری نے بھی متفرق درخواست مورخہ 24 ستمبر 2025 کو فاضل سندھ ہائیکورٹ میں دائر کی تھی۔دلچسپ بات یہ ہے کہ یونیورسٹی آف کراچی تو جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ایل ایل بی کی ڈگری کو جعلی ہونے کی بنیاد پر منسوخ کرنے کے لئے کاروائی کررہی تھی۔جس سے متاثر تو جسٹس طارق محمود جہانگیری ہورہے تھے، نہ کہ اسلام آباد بار ایسوسی ایشن۔متاثرہ فریق نے پورے ایک سال تک مذکورہ معاملے کے متعلق فاضل سندھ ہائیکورٹ سے رجوع نہیں کیا۔متاثرہ فریق نے فاضل سندھ ہائیکورٹ میں زیرالتواء غیرمتاثرہ فریق اسلام آباد بار ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک سال قبل دائر کی گئی مذکورہ آئینی پٹیشن میں فریق بننے کے لئے بھی متفرق درخواست تب دائر کی، جب اسے فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ نے جوڈیشل ورک سے روک دیا۔

(12) یہ کہ مورخہ 25 ستمبر 2025 کو فاضل سندھ ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ کے روبرو اسلام آباد بار ایسوسی ایشن کی جانب سے دائر مذکورہ آئینی پٹیشن کی سماعت کے موقع پر بطور جج جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ مذکورہ فاضل بینچ کے روبرو پیش ہوئیں۔بطور جج جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) کا ایک سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ فاضل سندھ ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ کے روبرو پیش ہونا سنگین مس کنڈکٹ ہے۔بطور جج جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) نے ایک سائل جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ہمراہ فاضل سندھ ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ کے روبرو پیش ہوکر اپنے منصب کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے فاضل سندھ ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ پر اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے اثر انداز ہونے کی گھناؤنی کوشش کی۔مزید یہ کہ جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) کی موجودگی میں جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) اور جسٹس طارق محمود جہانگیری کے ایماء پر فاضل سندھ ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ پر دباؤ ڈالنے کے لئے جمع ہونے والے وکلاء نے مذکورہ فاضل بینچ کے سامنے بھی مذکورہ فاضل بینچ میں شامل ججز صاحبان کے خلاف نعرے بازی کی اور کمرہ عدالت کے باہر بھی۔(اس متعلق شواہد/دستاویزات لف ''B'' ہیں)۔

(13) یہ کہ مورخہ 25 ستمبر 2025 کو فاضل سندھ ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ نے یونیورسٹی آف کراچی کو جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ایل ایل بی کی ڈگری کو منسوخ کرنے سے روکنے کے لئے اسلام آباد بار ایسوسی ایشن وغیرہ کی جانب سے دائر مذکورہ آئینی پٹیشن سمیت اس متعلق تمام درخواستوں کو عدم پیروی کی بنیاد پر خارج کر دیا۔جس کی وجہ سے گزشتہ سال ستمبر میں فاضل سندھ ہائیکورٹ کی جانب سے یونیورسٹی آف کراچی کو جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ایل ایل بی کی ڈگری کو منسوخ کرنے سے روکنے کے لئے جاری کیا گیا حکم امتناع بھی ختم ہو گیا۔جس کے بعد مورخہ 26 ستمبر 2025 کو یونیورسٹی آف کراچی کی جانب سے جسٹس طارق محمود جہانگیری کی ایل ایل بی کی ڈگری کو منسوخ کرنے کے متعلق ڈیکلریشن جاری کر دیا گیا ہے۔

(14) یہ کہ جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) نے بطور جج ایک سائل جسٹس طارق محمد جہانگیری کے ہمراہ فاضل سندھ ہائیکورٹ کے مذکورہ فاضل بینچ کے روبرو پیش ہو کر فاضل سپریم جوڈیشل کونسل کی جانب سے اعلیٰ عدلیہ کے ججز کے لئے وضع کردہ اس کوڈ آف کنڈکٹ کی سنگین خلاف ورزی کی ہے کہ جس کوڈ آف کنڈکٹ پر عملدرآمد کرنے کا حلف جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ نے اٹھا رکھا ہے۔

(15) یہ کہ جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) نے مذکورہ اقدام کے ذریعے فاضل سپریم جوڈیشل کونسل کی جانب سے اعلیٰ عدلیہ کے ججز کے لئے وضع کردہ کوڈ آف کنڈکٹ کے آرٹیکلز 3,5,6,9 اور آرٹیکل 10 کی سنگین خلاف ورزی کی ہے۔جس کی وجہ سے وہ مزید اپنے منصب پر رہنے کی اہل نہیں رہیں۔لہٰذا آئین کا تقاضہ ہے کہ فاضل سپریم جوڈیشل کونسل جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) کو برطرف کرنے کے لئے صدر مملکت کو رائے/سفارش ارسال کرے۔

(16) یہ کہ جسٹس ثمن رفعت امتیاز (مسئول علیہ) کی جانب سے اپنے حلف اور اعلیٰ عدلیہ کے ججز کے لئے وضع کردہ کوڈ آف کنڈکٹ کے مذکورہ شقوں کی سنگین خلاف ورزی کا مرتکب ہونے پر درخواست گزار کے پاس مسئول علیہ کے خلاف کاروائی کے لئے آئین پاکستان کے آرٹیکل 209 کے تحت فاضل سپریم جوڈیشل کونسل سے رجوع کرنے کا علاوہ کوئی دوسرا آپشن موجود نہیں ہے۔

استدعا:

مندرجہ بالا حقائق و واقعات کی روشنی میں درخواست گزار کی فاضل سپریم جوڈیشل کونسل سے مئودبانہ استدعا ہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 209(6)(a)(b) کے تحت صدر مملکت کو مسئول علیہ (جسٹس ثمن رفعت امتیاز) کو فاضل اسلام آباد ہائیکورٹ کے جج کے عہدے سے برطرف کرنے کی رائے/سفارش ارسال کی جائے۔

درخواست گزار

حافظ احتشام احمد ولد مشتاق احمد

مکان نمبر A-36/17، گلی نمبر 12، نصیر آباد، راولپنڈی کینٹ

برائے رابطہ: 0334-5908335

مورخہ: 27-09-2025